

KIM-1, FARMAN 78-84 (6 B)

Farman 78 (64)

ہم جو فرمان تمہیں فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ ان جواہر کو چن لیں گے۔ جو حیوان ہیں انکی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

تم جتنے ایمان کے ساتھ ہمارے پاس آئے اتنے ہی ایمان سے واپس جاؤ اُس میں کیا فائدہ؟ اسماعیلی دین ست پنتھ کا راز سمجھو۔ تمہارا دل یعنی نفس کس طرح پاک ہو وہ سمجھو۔

تم میں سے کئی لوگ ہمت کر کے جماعت خانے جاتے ہیں اور عبادت بندگی کرتے ہیں۔ جو جماعت خانے جا کر عبادت بندگی کرتا ہے، ہمت رکھتا ہے اس کا دل علم پر زیادہ ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ اپنے اصحاب کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ اُس وقت انہیں ایک آدمی سامنے ملا، پر اس آدمی کو دیکھ کر حضرت عیسیٰ پیغمبر دوڑ کر ایک طرف کی گلی میں چلے گئے۔ انہیں بہت دور جانے کے بعد دوسرے اصحاب ان کے پاس پہنچے۔ اصحاب نے پیغمبر سے عرض کی کہ صاحب آپ چیتا اور شیر سے نہیں ڈرتے نیز جنگل میں دوسرے درندوں

سے بھی نہیں ڈرتے۔ تب ایک فقیر جیسے آدمی کو دیکھ کر کیوں بھاگ گئے؟ حضرت عیسیٰ پیغمبر نے فرمایا کہ جو آدمی سامنے ملا تھا وہ نادان بے دین تھا۔ نادان بے دین گدھے (احمق) سے بھاگ جانا زیادہ بہتر ہے۔ ایسے بے دین لوگوں سے دور رہنے میں فائدہ ہے۔

تم میں جو جوان بچے ہیں انہیں دین کا علم اور گناہ سیکھاؤ گے تو تمہارے بچے بہت نیک بنیں گے۔ اگر تم انہیں علم نہیں سیکھاؤ گے تو وہ گدھے (احمق) جیسے ہو جائیں گے اور دوغلی بات کریں گے۔ منہ سے بک بک کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے عبادت بندگی کی۔

ابھی تمہارا وقت ہے اس میں تمہاری عقل کھولو (سوچو) سُنو، یاد کرو اور تم خیال کرو۔

پیر صدر دین نے جو روحانی گناہ فرمائے ہیں اور حاضر جام کے جو فرامین ہیں اُسے تم یاد کرو۔ جس طرح رسالے، اخبار پڑھ جاتے ہو اسی طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟ ایک ایک سطر (جملہ) دل میں حفظ کرو۔ گناہ کا اور ہمارے فرمان کا ایک ایک جملہ ہزار ہزار جملے جیسا ہے۔

جب تم علم پڑھتے ہو تب بیٹھ کر خیال کرو۔ اس طرف بھی خیال کرو اور اس طرف بھی خیال کرو۔ جب تم بہت خیال دوڑاؤ گے تب اس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکو گے۔

تم ہمت رکھو۔ سُستی چھوڑ دو۔ دُنیا کا خیال ترک کرو۔ تم انسان ہو اور دو دن میں مر جانا ہے۔ عبادت بندگی کرلو۔ اگر عبادت نہیں کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے یا پھر حیوان بنو گے اس میں کیا فائدہ؟

تم دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان تمہارے دل میں ہے اُسے ہمت دو۔

آج تک تمہارے دل میں سُستی تھی اب سے اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور تمہارے خُداوند کو دل میں جگہ دو۔ ایسا تہیہ کرو کہ آج کے بعد ہمت بہت ہی رکھو۔ ایسی ہمت رکھو اور ایسا تہیہ کرو کہ آج کے بعد دین پر زیادہ خیال رکھو گے۔

تمہارے دل کے روح سے احوال پوچھو کہ اندر نفس کس طرف راغب ہے؟ رات و دن دو تین گھنٹے نفس کے ساتھ خیال میں رہ کر اسکے ساتھ بات چیت میں رہو۔ کتنے دن تمہارے دل کو عبادت کے بغیر رکھو گے؟

پہچس طرح مرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک تم زمین پر سر پٹکتے رہو گے؟ تم اوپر جانے کا خیال کرو یعنی کہ اپنے روح کا خیال آسمان پر جانے کا رکھو۔

دیکھو! مُرتضیٰ علیؑ کے اصحاب سلمان جیسے تھے وہ سلمان ایک فارسی یعنی ایرانی تھا اس کے باوجود بھی عبادت بندگی کے ذریعے اہل بیت کا رتبہ حاصل کیا۔

جو معنی نہیں سمجھتا اُس کا روح اُس میں نہیں ہوتا۔ وہ صرف منہ سے بک بک کرتا ہے۔

الحمد للہ! تم شکر ادا کرو کہ یہ ست پنتھ دین میں تمہارا جنم ہوا ہے۔ تم اُس پر خیال رکھو اگر اُس پر خیال ہوگا اور تمہارے جسم میں سے روح نکل جائے گا تو سیدھے بہشت میں جاؤ گے۔

بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے وہاں روح کو پہنچنا چاہیے۔ روح ہے وہ تمہارا پچھلا نفس ہے۔ اُسے تم دل میں ایک کرو۔ تم کب تک دو دل میں رہو گے؟ تمہارا روح کب تک خاک میں رہے گا؟ پاک ہے وہ چیز دوسری ہے اور خاک ہے وہ بھی دوسری چیز ہے۔

تم تہیہ کرو۔ ابھی تم خاک ہو اُس خاک میں سے تم پاک بنو۔ اگر تم پاک بن جاؤ تو پھر تمہارے جسد خاکی کو جلا دیا جائے یا کتے کھا جائیں اُس میں کوئی بھی عیب نہیں ہے۔ جو خاک چیز تھی وہ تو بلاخر خاک ہی ہے۔ مگر جسم میں جو روح ہے وہ پاک چیز ہے۔

جس کا روح پاک ہے وہ جبرائیل فرشتے سے بھی بلند درجے پر پہنچے گا یعنی کہ پیغمبر جیسا بنے گا۔ روح کو پاک کرنے کے طریقہ کیا ہے؟ اولاً یہ ہے کہ ایمان پاک ہونا چاہیے۔ اُس کے بعد عبادت کرنی چاہیے اور اسکے بعد ہمیشہ کی تعلیم لینی چاہیے۔ آدمی ورزش کرنے سے پہلوان ہو سکتا ہے۔ پہلوان

بننے کے لئے جیسی ورزش کرتے ہو ویسی ورزش روح کے ساتھ کرو تب آگے بڑھ سکو گے۔ تب تم روح کے پہلوان بن سکو گے۔

تم ہمارے کانگوے بھرتے ہو اسکے معنی یہ ہیں کہ تم ہماری بیعت کرتے ہو۔ ہمارے کانگوے بھرنے والا ہمارے ساتھ ایسا قول کرتا ہے کہ جب تک زندہ ہیں تب تک تمہارے فرمان سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔ ہم بھی انہیں ایسی ضمانت دیتے ہیں کہ اُس دُنیا میں بھی تم ہمارے پاس ہی ہو گے اور ہم تمہارے پاس ہونگے۔

Farman 79 (65)

تم انسان ہوئے تب تمہیں پیدائش اور موت (جنم مرن) ہے۔ انسان پیدائش اور موت کے درمیان گھومتا رہے اُس میں کیا فائدہ ہو؟

عبادت ہے وہ ہمیشہ کی ورزش اور تعلیم ہے۔ اگر تم ایک آدھ مہینہ عبادت نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ ورزش بھول جاؤ گے۔ ورزش نہیں کرو گے تو پہلوان نہیں بنو گے۔ جسم مفلوج ہو جائیگا یعنی کہ سُست ہو جائے گا۔ تمہارے جسم میں روح ہے اُسکی ورزش عبادت ہے۔

اگر تم جماعت خانے نہیں جاؤ گے تو عبادت کی ورزش کیسے ہوگی؟

جماعت خانے کی معنی یہ نہیں ہے کہ ایک بڑا بنگلہ بنا کر بیٹھ گئے۔ یہ کوئی قدرتی تخلیق نہیں ہے۔ عبادت کرنے سے تمہیں فائدہ ہوگا یعنی تمہارا شوق اور دل کی خوبی بڑھتی رہے گی۔

تم ہوشیار رہو اور حق سے چلو۔ انسان کے دل میں ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ چند درجات تک پہنچ کر رُک جائے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک وقت میں راضی نہیں ہو جاتا۔ مومن کی نگاہ ہمیشہ بلندی پر جانے کی ہوتی ہے۔ مومن کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ میں فرشتہ بن جاؤں اور جبرائیل کے درجے پر پہنچوں۔ دُنیا کی قوت ایسی نہیں ہے کہ اُس درجے تک پہنچ سکے مگر دل وہاں پہنچ سکتا ہے۔

تم دل سے تہیہ کرو اور پاک بنو۔ انسان کس طرح پاک ہوتا ہے؟ آنکھ، کان، ناک، منہ سب پاک ہو تب روح بلندی پر پہنچ سکے۔

انسان کا منہ بھی فرمان سے بند کیا جائے تو بند ہوتا ہے۔ حقیقی انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان کا منہ نہیں باندھو گے پھر بھی وہ نہیں کاٹتا۔ حقیقی مومن کا دل کسی کو کاٹنے کو نہیں چاہتا کیونکہ وہ کاٹنے سے خوش نہیں ہے، مگر ایسے ساری دُنیا میں چند ہی مل سکیں گے۔ تمہارا منہ کھلا ہو پھر بھی تمہیں کاٹنا نہیں چاہیے۔ تم کسی کو کاٹنے کا خیال بھی نہ رکھو۔

ہم جو فرامین فرماتے ہیں وہ جواہر جیسے ہیں۔ جب تمہیں فرصت ملے تب ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔ جب ہم فرمان کیلئے منہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی ان موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُسے کیا چیز ملی ہے مگر تم نادان ہو۔ عیسیٰ پیغمبر نادان سے دور بھاگ گئے تھے۔ ایسے نادان تم ہو۔ تب موتیوں کے ڈھیر میں سے تم کیا فائدہ حاصل کر سکو گے؟

عبادت کر کے پاک بننے کا خیال رکھو۔ حقیقتی مومن صرف رمضان کے مہینے میں ہی روزہ نہیں رکھتے انہیں تو تین سو ساٹھ دن ہمیشہ روزے ہوتے ہیں۔ تین سو ساٹھ دن میں ایک بھی بدکام نہ ہو وہ روزہ ہے۔ کسی کو اذیت نہ دینی وہ روزہ ہے۔ یہ روزہ نہیں کہ منہ بند کر کے کھانا نہیں کھانا اور دوسرے گناہ کے بدکام کرنے۔ یہ خیال کے روزے ہیں۔

جو کوئی اپنے پاک و صاف دل سے عبادت کرے گا وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پیغمبر جیسا بنے گا۔ اتنا ہی نہیں مگر ان سے بھی اعلیٰ درجے پر پہنچے گا۔ عیسیٰ اور موسیٰ نبی کے درجے پر وہ ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی زندگی پوری ہونے تک اسکے تمام خیالات پاک ہوں۔ جس کا دل پاک ہو اور جس کا روح دن رات خُداوند تعالیٰ کے ساتھ ملاپ کرتا ہو۔ ایسے لوگ اپنی ہمت سے اعلیٰ درجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ تم سب ایسے نہیں ہو کہ عیسیٰ یا موسیٰ جیسے ہو سکو لیکن اگر تم دن بدن تھوڑے تھوڑے زیادہ اچھے بنو۔ ایک ایک قدم، ایک ایک انچ، ذرا بھی آگے بڑھو گے پھر بھی ہم فائدہ سمجھیں گے۔

ایسا نہ ہونے پائے کہ دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔ کئی لوگ راستے میں آگے چلتے ہیں اور پھر دو قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اگر اس طرح ہو تو سوچو کہ جہاں پہنچنا ہے وہاں کس طرح پہنچا جا سکتا ہے؟

تم بیعت کرتے ہو کہ ہم تمہارے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دو تب تو یہ مذاق ہوا۔ تم مذاق کرنے کیلئے تو نہیں آتے؟

ہماری یہاں تشریف آوری کے باوجود تم ویسے کے ویسے رہ جاؤ تب ہم یہاں تشریف لائے اور تم بھی یہاں آئے اُسکا کیا فائدہ؟ تم بہت محنت کر کے یہاں آئے ہو اور ہم جو میوے دیتے ہیں وہ کھائے بغیر ویسے کے ویسے ہی گھر واپس جاؤ تب محنت کر کے یہاں آنے کا کیا پھل؟ تم عقل سے سوچو۔

تمہارے گاؤں جا کر عبادت زیادہ کرنا۔ ہمت بہت رکھنا۔ زیادہ ایک دل ہو کر چلنا۔ سرکار صاحب کی خدمت بہت کرنا۔ تمہارے بچوں میں علم دین کا پھیلاؤ کرنا۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں انکی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیئے۔ وہ ایسا نہ کہیں دین کے بول ہماری

روحانی کو نہیں سنائے گئے تھے۔ دین اور نصیحت کے جو بول انکی روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

تمہارے دین میں اور دوسروں کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ تم خیال کرو۔ تمہارا دین "روحانی" ہے اور دوسروں کا دین "جسمانی" ہے۔ روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مکھی کامڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُنکی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

جس شخص نے آم جیسا اچھا میوہ نہیں کھایا وہ شخص لہسن، پیاز، آلو، ٹماٹر ایسی ایسی چیزیں کھائے گا اور بہت پسند کرے گا۔ اُسے کچھ بھی فرق نہیں لگے گا۔ جس شخص کے منہ میں آم جیسی چیز نہیں گئی وہ شخص پیاز آلو کیوں نہیں کھائے گا؟ اس لئے بچوں کو خاص دین علم، گنان کی تعلیم دینی چاہیے۔

تمہیں ہنسی کیوں آتی ہے؟ تم دُنیا میں بیٹھے ہو تو تمہیں دل سے رونا چاہیے۔ آج ہم نے ایسے فرامین کئے ہیں وہ تمہارے دل میں نقش کرنے جیسے ہیں وہ نقش کئے ہیں؟ ہمارے دین میں ہمیشہ آم ہیں۔ اور دوسرے میوے ہیں وہ گھٹیا ہیں۔ تم تمہارے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اچھے میوے کھاؤ۔ تمہارے بچوں کو بھی اچھے میوے کھانے کیلئے یاد دہانی کراؤ

کہ یہ اچھے میوے کھائیں اور یہ اچھے میوے کھانے چاہیے۔
تم آخرت کے میوے کھاؤ۔ دل اس میوے کو سمجھ سکتا
ہے۔

(66) Farman 80

تم دور سے چل کر اور بہت محنت کر کے ہمارے سامنے آئے
ہو، اسکے قدم قدم کا بدلہ تمہیں قیامت کے روز ملے گا۔ ہم
تمہیں دُعا آسیس فرماتے ہیں کہ بہشت تمہارے نزدیک
ہو۔

اسکے بعد ایک گاؤں کی جماعت نے عرض کی کہ مولا مہربانی
فرما کر ایک دن انکے گاؤں میں تشریف لائیں۔ اس پر مولا نے
فرمایا : "ہم تمہارے گھر میں ہی ہیں اور تمہارے پاس ہی
ہیں۔ تم ہمیں ایک دن نہیں بلاؤ، لیکن تین سو ساٹھ دن اپنے
پاس رکھو۔ تم اپنے دل میں ہمیں دیکھو گے تو ہم تمہارے
پاس ہمیشہ یعنی تین سو ساٹھ دن بیٹھے ہیں۔ جو ہمارے
فرامین پر چلتے ہیں، وہی ہمارے سچے مومن ہیں۔ خانہ
وادان ۔

(67) Farman 81

ہم نے عیسیٰ پیغمبر کی مثال فرمائی ہے، اسکو کبھی بھولنا
نہیں۔ حضرت عیسیٰ پیغمبر تھے۔ وہ شیر، ریچھ، چیتے
جیسے جانوروں کے سامنے سے چلے جاتے تھے، لیکن ایک دن وہ

بیت المقدس کی سڑک سے گذر رہے تھے، اُسوقت بارہ اصحاب انکے ساتھ تھے۔ اسوقت سامنے سے ایک فقیر جیسا شخص آ رہا تھا۔ اس شخص کو دور سے دیکھ کر، حضرت عیسیٰ ایسے تو چلے، جس طرح کوئی شخص چیتے کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ عیسیٰ پیغمبر بھی سڑک چھوڑ کر گلی میں چلے گئے۔ وہ دوڑ کر ایک دو میل دور نکل گئے اور وہاں کھڑے رہے بارہ اصحاب وہاں پہنچے اور پوچھا کہ، آپ چیتے اور شیر سے نہیں ڈرتے، اسی طرح دوسرے درندوں سے بھی نہیں ڈرتے، پھر اس فقیر جیسے آدمی کو دیکھ کر کیوں دور چلے گئے؟ حضرت عیسیٰ نے انکو سمجھایا کہ، وہ فقیر جیسا شخص بہت نادان تھا، اس آدمی کے کان میں کوئی علم والی بات جاسکے، ایسا نہیں تھا۔

عیسیٰ پیغمبر جیسے بھی نادان جاہل کے پاس سے دور رہتے تھے، تو پھر خیال کرو کہ تم تو انسان ہو، اس لئے اگر نادان جاہل سے دور نہیں بھاگو گے تو تم ان سے دھوکہ کھا جاؤ گے اور تم بھی نادان بن جاؤ گے۔ نادان کی دوستی سے تم خراب ہو جاؤ گے۔ نادان بے علم سے دور رہنا انتہائی اچھا ہے۔

جنہوں نے ہمارا کانگوا بھرا ہے، انہوں نے ہماری بیعت - تابعداری کا قول دیا ہے اور ہم ضمانت دیتے ہیں کہ، جو ایسا بڑا کام کرتا ہے، ہم انکو اپنا دست مبارک بخشتے ہیں۔ خانہ وادان۔

Farman 82 (68)

پیرجی وارث کے زمانے میں گونڈل میں بہت زیادہ روشنی تھی، وہ اب نظر نہیں آتی۔ اس لئے تم جماعت کو فرماتے ہیں کہ، تم ویسی ہی روشنی دوبارہ لاؤ۔ تم اپنے اندر ایسی روشنی پھر سے لاؤ تو زیادہ اچھا ہو، جیسی روشنی پیرجی وارث کے وقت میں تھی۔ وزیر پیر جی کے زمانے میں بہت سے نیک ایمانی مومن تھے۔

پہلے کے عملدار اور جماعت، آپس میں ایک دل بلکہ ایک روح تھے۔ اب ایسا نہیں، یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔

(69) Farman 83

ہم جو میوہ تمہارے لئے لائے ہیں، وہ تم کھا کر جانا۔ جب تم یہاں آکر بڑی مجلس میں آئے اور ویسے کے ویسے دوبارہ چلے جاؤ، تو مفت میں محنت کی، ایسا کھاجائیگا۔ تم اپنے ایمان کو قوت دے کر جاؤ۔

اس دُنیا میں شیطان سے بہت ڈرتے رہنا۔ شیطان تمہارے سوچنے کے مطابق کسی جن جیسا نہیں ہے۔ جو آدمی بد ہے، وہ خود ہی شیطان ہے۔ بے ایمان لوگوں سے دور رہنا۔ خراب شخص کے سائے سے بھی دور رہنا۔ تم اپنا راستہ اس سے الگ ہی رکھنا۔ تم کانگوا بھرتے ہو، لیکن پہلے تو کانگوا کی معنی سمجھنی چاہیے اور اسکے بعد کانگوا بھرنا چاہیے۔ تم کانگوا

بھرتے ہو، یعنی ہماری بیعت کرتے ہو، یعنی تم قول دے کر اپنا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیتے ہو۔ قول یہ ہے کہ، تمہاری حیاتی تک ہمارا فرمان، تمہاری گردن پر رہے گا اور تم ہماری فرمانبرداری کرو گے۔ جس طرح گردن میں رسی ہو، اسی طرح ہمارا فرمان، عقل سے اپنی گردن پر رکھنا۔ صرف اتنا ہی سمجھ کر خوش نہیں ہونا، لیکن اس کام اور فرمان کا مطلب بھی سمجھنا چاہیے۔ تم نے یہ کام کیا، اسکا اور فرمان کا سبب تم بھول جاؤ، تو یہ کام کرنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ جب تم یہ کام کرو، تو سمجھو کہ تم نے مُرشد کو قول دیا کہ، جب تک تم زندہ ہو، تب تک ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ ایسی نیت کر کے، جو آدمی کانگوا بھرتا ہے، انکو ہم آئندہ دُنیا میں نہیں چھوڑیں گے۔ ہم بھی اُس آدمی کو قول دیتے ہیں۔ ہم اپنا دیا ہوا قول کبھی نہیں توڑتے۔ تم بھی کبھی بھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جانا، تب ہی ہم ہمارا قول دیتے ہیں۔ جو شخص ہماری فرمانبرداری کرتا ہے اور ہمارا کانگوا بھر کے، ہماری تابعداری کا قول دیتا ہے، ہم بھی اسکو قول دیتے ہیں کہ، ہم بھی اسکا ہاتھ آخرت میں پکڑیں گے۔ پہلے اپنا دل پاک کرو اور اپنی آنکھیں پاک کرو۔ اسکے بعد عبادت کرو گے تو تم عبادت کا فائدہ دیکھ سکو گے۔

یہ جو عبادت ہے، وہ خاص طور پر باطن کی عبادت ہے، یہ عبادت کیا ہے؟ اور اس میں کیا ہوتا ہے؟ اور یہ کس طرح سے ہوتی ہے؟ یہ ایک روحانی ورزش یعنی تعلیم ہے، اس کی خبر کچھ ہی لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایسی تعلیم ہمیشہ اپنی روح کو دینا۔ جسم کو محنت اور قوت پہنچانے سے پہلوان بنا جاسکتا ہے، وہ تم جانتے ہو۔ اسی طرح باطنی عبادت کے ذریعے روح کو ورزش دو گے، تو تم فرشتے بنو گے۔ تم اپنی ہمت کو کم نہیں ہونے دینا۔

حضرت موسیٰ پیغمبر ایک مرتبہ شہر کی طرف جا رہے تھے، تب انہوں نے دور سے روشنی دیکھی۔ وہ اس روشنی کے نزدیک جاتے گئے۔ جیسے جیسے پیغمبر روشنی کے نزدیک جاتے تھے، ویسے ویسے وہ روشنی دور ہوتی جاتی تھی، پھر بھی وہ بہت محنت کر کے روشنی کے پاس پہنچ گئے۔ موسیٰ نبی فوراً ہی نور کو نہیں دیکھ سکے تھے، انہوں نے سات سال تک دل و جان سے خدمت کی، تب نور دیکھ سکے تھے۔ ہم یہ نہیں فرماتے کہ تم سب موسیٰ نبی جیسے بن جاؤ یا ایسا بھی نہیں فرماتے کہ تم سب موسیٰ پیغمبر جیسے بن سکو گے۔ لیکن اپنے دل میں ہمت رکھو اور محنت کرو۔ اگر موسیٰ پیغمبر جیسے نہیں بنو گے تو بھی آگے تو بڑھو گے اور کچھ بھی دیکھ سکو گے۔ ہم تو اتنا فرماتے ہیں کہ جو شخص دل پاک رکھ کر آگے

بڑھنے کی امید رکھتا ہے، انکے حق میں ہم دُعا فرماتے ہیں کہ وہ فرشتہ بن سکے گا۔

تم عادت رکھو۔ اگر تم عادت نہیں ڈالو گے، تو یہ میوے تم نہیں کھا سکو گے۔ ایک مرتبہ برابر عادت پڑ جائیگی تو ایسی اچھی عادت تمہارے ہاتھ سے نہیں جائیگی۔

ہم جہاں بھی ہوتے ہیں، وہاں آنے والوں کو بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔ پہلا تو دیدار کا فائدہ ہوتا ہے، دوسرا دُعا پڑھنے کا اور تیسرا گنان مجلس کا فائدہ۔ تم فائدے لئے بغیر چلے نہیں جانا۔ دیدار کا فائدہ، دُعا کا فائدہ، گنان علم پڑھنے سننے کا فائدہ اور دوسرے دین بھائیوں کے لئے علم کی باتیں لے کر جاؤ، یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں۔ ہمارے فرمان کان میں سے نکال نہیں دینا۔

KIM-1, FARMAN 85-100 (7)

(71) Farman 85

تم اپنے دین اسماعیلی کو درست کرو یعنی برابر پہچانو۔ جس حقیقتی مومن کو ست پنتھ دین کی سمجھ ہے، وہ کبھی بھی شیطان کی بازی نہیں کھائے گا۔

جس نے بڑا کام یعنی ہماری بیعت کی ہو اور دو تین زینے اوپر چڑھا ہو، وہ اگر چین جیسے ملک میں اکیلا جائے، تب بھی

کسی کی بازی نہیں کھائے گا۔ اسکے دل میں ایمان کے نور کی روشنی ہوتی ہے۔

جس نے بچپن ہی سے ہمارے مذہب کی کتابیں پڑھی ہونگی، ہمیشہ جماعت خانے آتا ہوگا، کسی کا حرام کا مال نہیں کھاتا ہوگا، کسی کو بد نظری سے نہیں دیکھتا ہوگا، تو وہ کسی سے فریب کھانے والا نہیں ہے۔ بچپن ہی سے بچوں کو دین کی کتابیں سکھاؤ، ہمیشہ انکو جماعت خانے بھیجو۔ بھائی بہنوں میں بد نظر نہیں کرو۔ اس طرح چلو گے تو کسی کے دھوکے میں نہیں آؤ گے۔ تم ہمت کرو، دین کے راستے پر چلو اور ہمیشہ دین کا خیال کرتے رہو، تو تم شیطان کے فریب میں نہیں آؤ گے۔

اگر تمہیں کسی معاملے میں شک پیدا ہو، تو ایمانی بھگت سے پوچھ کر دل سے شک دور کرو۔ تم اپنا دل ہمیشہ آئینے جیسا صاف رکھو۔ تم اپنے دل میں ایک دوسرے کیلئے حسد اور دشمنی نہیں رکھنا۔ حسد اور دشمنی کی وجہ سے دین میں فتنہ ہوتا ہے، اگر تم میں ذرا سا بھی حسد ہوگا تو آپستہ آپستہ فتنہ بڑھے گا۔ تم اپنے دل میں حسد کا ایک قطرہ بھی نہیں رکھنا۔

ہمارے فرمان کو دل میں سنبھال کر تالا لگا کر رکھو۔ تمہارے مال میں، تمہاری اولاد میں اور تمہارے سب نیک کاموں میں برکت ہو! خداوند تمہیں بہت زیادہ برکت دے!

انشاء اللہ، ابھی جس طرح تم ہمیں گھیر کر کھڑے ہوئے ہو، اسی طرح اس دُنیا میں بھی تم ہمارے نزدیک ہو، ایسی ہم تم سب جماعت کو دُعا آسیس فرماتے ہیں۔ تم اپنے دل میں محبت بڑھاتے رہو اور اپنا ایمان مضبوط رکھو۔ خانہ وادان۔

(72) Farman 86

انسان آدم کی اولاد ہے۔ آدم کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بلند تھا، اسی طرح تمہارا رُتبہ بھی فرشتوں سے بلند ہے۔ لیکن تم دُنیا میں گناہ کرتے ہو، ایمان میں سُستی رکھتے ہو، دُنیا اور شیطان کی بازی کھاتے ہو، اس سے تمہارا آدم ذاتی روح سنگین یعنی بھاری ہو جاتا ہے۔

الحمد للہ، ابھی تم ست پنتھ دین پر ہو۔ دوسرے بہتر (72) دین ہیں، وہ سب سچے نہیں ہیں۔ لیکن ان سب دین پر ایک دین ہے، وہ سچا ہے۔ تم اس سچے دین پر ہو یعنی ست پنتھ پر ہو۔ اب تم ہمت رکھو، ایسی ہمت کرو کہ فرشتہ بن جاؤ۔ تمہارے خیالات ایسے رکھو کہ مرنے کے بعد تمہارا روح دوسرا جنم لے کر وہاں سے واپس نہ لوٹے اور دوبارہ دُنیا میں جنم نہ لے۔ اور تم دوزخ میں بھی نہ جاؤ۔ تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کر کے فرشتے جیسے بنو۔ انسان فرشتہ ہو سکتا ہے۔ تم ایسی ہمت کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب فرشتے بنو۔ انسان جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے، تب اسکے اوپر بہت سی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ماں کے شکم سے باہر

آتے وقت اسکو ایسی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ اسکو باہر نکلنے کا دل نہیں چاہتا۔ مومن کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔ جو مومن یہ دُنیا چھوڑ جاتا ہے، اسکے لئے یہ دُنیا تنگ جگہ ہے۔ مومن یہ تنگ جگہ چھوڑ کر بڑی کشادہ جگہ میں جانا چاہتا ہے۔ اس بد جگہ سے نکل کر، اسکو اچھی جگہ جانا ہے۔ ابھی تم اس دُنیا میں ہو۔ تم ایسے اعمال نہیں کرو کہ جب تم یہ دُنیا چھوڑ کر جاؤ، تب زیادہ تنگ جگہ میں جا پڑو۔ ایسی جگہ پر جانے کی کوشش کرو کہ بڑی کشادہ جگہ میں پہنچو۔ تم عرشِ عظیم پر پہنچو۔ عرشِ عظیم پر وہ پہنچتا ہے جو پاک ہے۔ اس لئے تم اپنا دل بھی پاک کرو۔ اگر تمہارا دل پاک ہو جائے تو تم اسی دُنیا میں عرشِ عظیم دیکھ سکو گے، ذرا بھی دور نہیں ہے۔

جب ہم تمہیں ہمت والے دیکھتے ہیں، تب ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ، اس دُنیا میں بھی تم ہمارے ساتھ ہونگے۔ ہم جب تمہیں دیکھتے ہیں، تب پھول دیکھتے ہیں۔ باغ میں ایک نہیں، قسم قسم کے پھول ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم تمہیں قسم قسم کے پھول دیکھتے ہیں۔ تم دل کے ساتھ تہیہ کرو کہ تم بغیر کانٹے کے پھول بنو۔ بغیر کانٹے والے پھول ہمت سے بنتے ہیں۔ خانہ وادان۔

تم انسان ہوئے اور تمہیں علم گنان کی خبر نہ ہو، تو تم جانور جیسے ہوئے۔ اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا؟

تم خیال کرو کہ دوسرے جتنے بھی دین ہیں، وہ سب ظاہری دین ہیں۔ تمہارا دین باطنی ہے۔ باطنی دین ہی لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ظاہری دین تو حیوان بھی کر سکتا ہے۔ حیوان کا منہ بند کر کے، اسکو کھانے کے لئے نہ دیں، پانی نہیں پلائیں، تو اُسکا بھی روزہ ہوتا ہے۔ اگر انسان بھی اسی طرح کرے تو اس میں کیا فائدہ ہے؟

جو کوئی سمجھے بغیر علم گنان اور دُعا پڑھتا ہے، لیکن اسکی معنی نہیں سمجھتا، وہ گدھے کی مانند ہے۔

تم ایسی ہُنر مندی کرو کہ جس سے تمہارا روح فرشتے جیسا بن جائے۔ تم آدم ذات انسان ہو، چنانچہ اپنے دین کا مطلب سمجھو۔ اگر تم اتنا سمجھو کہ تمہارا روح کیا چیز ہے؟ تو تم کسی کی بھی بازی نہیں کھاؤ گے۔

تمہارے روح کا وجود پہلے پتھر سے شروع ہوتا ہے۔ اولاً انسان مٹی اور پتھر کی صورت میں تھا۔ اب تم انسان کے درجے میں پہنچے ہو۔ اسکے بعد تم کہاں جاؤ گے، اسکا خیال کرو۔

جو انسان مومن ہے، اسکا راستہ صاف ہے۔ مومن کی خواہش آگے بڑھنے کی ہے۔ مومن کی اُمید فرشتہ بننے کی ہونی چاہیے۔ فرشتہ کی حالت کے بعد جو چیز ہے، وہاں جانے کا

خیال رکھو۔ اس سے زیادہ بڑی چیز اور کوئی نہیں۔ انسان ایسی امید رکھے کہ اس جگہ پر پہنچے۔ یہ جگہ فرشتے سے بھی زیادہ بلند ہے۔ ایسی جگہ یعنی اصل مقام پر پہنچنے کے لئے نامردی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہیئے؛ بزدلی چھوڑ کر ہمت رکھنے سے اصل مقام پر پہنچا جا سکتا ہے۔ تم ایسی نیت کرو کہ تمہارے دین میں اور تمہارے ایمان میں روز بروز اضافہ ہو اور تم سچائی پر اور حقیقت پر مضبوط بنو۔ تم کسی کا حرام کا مال نہیں کھاؤ، اپنی نظر پاک رکھو، اپنا دل صاف کرو۔ یہ تو صحیح ہے کہ سب لوگ فرشتہ نہیں بن سکتے۔ سب ہی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ جیسے تو نہیں بن سکتے، لیکن ایک، دو، دس، سو قدم تم آگے بڑھا سکو، اگر اتنا آگے بڑھو تو تمہارے حق میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

حقیقتی مومن کی دوستی کرو گے تو فائدہ ہوگا۔

اگر ہمارے فرمان پر اچھی طرح توجہ دو گے تو، اس دُنیا اور اس دُنیا دونوں میں، تم اچھی طرح رہو گے اور ہم تمہارے پاس رہیں گے اور تمہارا روح پاک اور صاف رہے گا۔

(77) Farman 91

اگر کوئی کہے کہ صاحب خواب میں آتے ہیں تو یہ سب جھوٹ ہے . ہم کسی کے خواب میں نہیں آتے - یہ سب

ڈھونگ ہے۔ اگر کسی کے خواب میں آتے ہیں تو بھی وہ آدمی بولتا نہیں ہے۔ کسی کو ہمارا لباس پہنا کر کہنا کہ "صاحب آئے" یہ سب ڈھونگ ہے۔ ہم آتے نہیں۔ ایسا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔

(79) Farman 93

تم انسان ہو، تو اب اپنے دل سے اقرار کرو کہ یہ جماعت خانہ بہت بڑا ہے، یہ ہمیشہ تم جماعت سے بھرا ہوا رہے۔ جماعت خانہ کبھی بھی خالی نہ رہے۔ اگر خالی رہے تو، اسکی بجائے اسکو چھوڑ کر چھوٹی کوٹھڑی بناؤ۔ تم سب ایسی عادت ڈالو کہ جماعت خانہ ہمیشہ بھرا ہی رہے۔

تم سچ سمجھنا کہ اس دُنیا میں انسان کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک درویشی کا راستہ اور دوسرا بڑائی کا راستہ ہے۔ درویشی کا راستہ یعنی فرشتہ بننے کا راستہ۔ تم درویش بن کر چلو۔ جس شخص کے پاس پیسہ نہ ہو، وہ درویش ہے، ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح جس کے پاس پیسہ ہو، اسکے پاس درویشی نہ ہو، ایسا بھی نہیں ہے۔ درویشی کا پیسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے کہ جس کا دل درویش جیسا ہو، وہی صحیح اور حقیقی درویشی ہے۔

(80) Farman 94

تم سب ہمارے مومن ہو۔ تم دل میں تہیہ کرو کہ ہم ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔

حضرت امیر المومنینؓ کے زمانے میں ایک یمنی یعنی ایک دوسرے ملک کا باشندہ مسلمان تھا۔ اس نے ایک دن حضرت امیر المومنینؓ کے حضور میں آکر عرض کی کہ، یا خداوند! میں ایمانی ہوں اور میرا آپؐ پر پورا پورا اعتقاد ہے۔ دوسرے مسلمان آپؐ کو جس طرح سمجھتے ہیں، میں اس طرح آپؐ کو نہیں سمجھتا۔ میں آپؐ کو خداوند عالمین سمجھتا ہوں اور آپؐ میرے صحیح خداوند ہیں۔ اس پر حضرت امیر المومنینؓ نے جواب فرمایا، تم یمنی پر دیسی ہو، پھر بھی ہم پر تمہارا ایسا پورا اعتقاد ہے، اس لئے تم ہمارے حضور میں ہو، لیکن اگر ہم پر تمہارا بھروسہ نہ ہو اور تم رات دن ہمارے حضور میں رہو، پھر بھی تم مجھ سے دُور ہوتے۔ تم بھی سب جماعت اپنے دل کے ساتھ ایسی تہیہ کرو کہ تم ہمارے پاس ہی ہو۔ ہم تو تمہارے پاس ہی ہیں۔

تم اپنا ایمان ہم پر مضبوط اور پکا رکھو۔ تمہارا اعتقاد، ایمان تھوڑا ہو، اور اس وجہ سے برابر بندگی نہ کرو اور ہمارے متعلق تمہارے دل میں شک ہو، اسکی بجائے اتنا ایمان بھی نہیں رکھو تو زیادہ اچھا ہے۔ تھوڑے اعتقاد سے تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان پہاڑ جیسا وزنی ہونا چاہیے۔ وزنی پہاڑ کو خواہ کتنی ہی ہوا لگے، تو بھی وہ اپنی جگہ سے ہٹتا نہیں ہے۔ تم بھی ایسے ہی مضبوط بنو۔

انسان کا ہمیشہ ایک ہی رنگ ہونا چاہیے۔ پل میں ایک رنگ اور پل میں دوسرا رنگ، اس طرح رنگ بدلنا، انسان پر لازم نہیں ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ ایک ہی سچے اور سیدھے راستے پر چلتا جائے۔ اپنے دل کے ساتھ ایک ہی راستہ مقرر کرو، تب ہی آخر میں اسکا پھل ملے گا۔ سیدھا راستہ مقرر کر کے، اسی راستے پر چلتے جاؤ۔ تم اس ست پنتھ مذہب پر مستقیم رہو۔ کسی کے دھوکے اور فریب میں نہ آؤ۔

تم عبادت بندگی کی عادت کرو۔ اگر تمہیں ایک مرتبہ عبادت کی عادت پڑگئی اور اسی مطابق عمل کرتے رہو گے تو تمہیں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ لیکن اگر عبادت کی عادت نہیں ڈالو گے اور سُستی کرو گے تو ہم پر تمہارا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط ہوگا، تب بھی تمہارا ایمان آہستہ آہستہ ہٹ جائیگا، یعنی تمہارا ایمان جاتا رہے گا۔

دُنیا میں ایک پہلوان اپنے جسم کی تعلیم لیتا ہے۔ اسی طرح مذہبی ایمانی لوگ اپنی روح کی تعلیم لیتے ہیں۔ پہلوان خواہ کتنا ہی طاقتور ہو اور خواہ کتنی ہی قوت رکھتا ہو، پھر بھی اگر ہمیشہ کی عادت چھوڑ دے گا تو تھوڑے دنوں میں

سُست ہو جائے گا۔ اسی طرح ایک دو سال تک ورزش چھوڑ دے تو پہلے جتنی قوت تھی، وہ سب پانی ہو جائیگی۔ اسکی سُستی کی وجہ سے اسکو بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ وہ پہلوان طاقتور تھا، اسکی بجائے اب وہ سُست اور کمزور ہو جائیگا۔ ورزش کرنے کی عادت چھوڑ دینے سے وہ کمزور ہو جائیگا، پھر اسکو کوئی شخص پاؤں مارے گا تو وہ گر جائیگا، لیکن اگر وہ تھوڑی تھوڑی ورزش کرنا جاری رکھے گا تو دو تین سالوں میں وہ انتہائی مضبوط بن جائیگا۔ دین کے کام میں بھی اسی طرح سے ہے۔

انسان پر واجب ہے کہ وہ ہمیشہ تھوڑی تھوڑی عبادت بندگی جاری رکھے۔ پہلے ایک شخص کو اس مذہب میں تھوڑا ایمان ہو۔ ایسے وقت میں وہ عبادت کی تعلیم نہیں لے یا وہ تھوڑی عبادت بندگی کرتا ہو، اور وہ بھی چھوڑ دے، تو تھوڑے دنوں میں اُس پہلوان کی طرح سُست ہو جائیگا اور اسکا شروع کا تھوڑا ایمان بھی جلدی سے جاتا رہے گا۔

دین کے کاموں میں عادت اپنانے کی خاص ضرورت ہے۔ پہلے تو روزانہ جماعت خانے جانے کی عادت ڈالو۔ پھر مجلس میں آکر اس عادت میں اضافہ کرو۔ اس طرح تم آہستہ آہستہ آگے بڑھو گے۔ عادت ڈالو گے تو تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ پھر تمہیں کسی بات میں شک یا وہم نہیں آئیگا۔ اسی طرح تم کسی کے فریب میں بھی نہیں آؤ گے۔ انسان پر واجب ہے کہ

وہ کسی بھی اچھے کام کی عادت ڈالے اور اپنی عبادت کو مضبوط کرے۔ عادت ڈالنے کے بعد، اُس عادت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اگر تم عادت چھوڑ دو گے، تو تم اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچاؤ گے، اور دُکھی ہو گے۔

(81) Farman 95

تم اپنے اسماعیلی دین پر مضبوط رہو۔ اگر تم دین کے علم گنان میں ہوشیار ہوئے ہو، اگر تم فلسفہ برابر جانتے ہو، اگر تم بذاتِ خود بھی ہمت والے ہوشیار ہو، تو یہ ست پنتھ ایسا اعلیٰ ہے کہ تم کسی سے دھوکہ نہیں کھاؤ گے، اگر تم فلسفہ سیکھو اور فلسفی بنو تو سب باتیں برابر سمجھو گے۔ جو لوگ خُداوند کے مومنین ہوتے ہیں، انکو بیعت کرانے کے لئے امام اپنے وارث مقرر کر کے جاتے ہیں۔ مومنوں پر واجب ہے کہ انکو اُس گادی وارث یعنی مسند نشین امام کے فرمان ماننے چاہیئیں۔

اگر امام کے بغیر یہ دنیا چل سکے ایسا ہوتا تو، حضرت مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ہاتھ سے اپنی مسند کا وارث مقرر کر کے جاتے ہی نہیں۔ فقط کتاب قرآن ہی کافی ہوتا تو امام کو نہیں بٹھاتے اور جب جامہ تبدیل کرنے کا وقت آیا تو وہ جامہ مولا مُرتضیٰ علیؑ اپنے ساتھ ہی لے کر جاتے، لیکن جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ یہ بات بالکل ماننے والی نہیں اور صرف ایک قرآن ہی کافی

ہوتا، یہ بات بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے، یہ بات بھی ماننے والی نہیں ہے۔

وقت کے مطابق جیسے جیسے زمانہ بدلتا ہے، اس طرح نئی نئی چیزیں بنتی جاتی ہیں۔ نئی نئی باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ مختلف وقتوں میں مختلف مشکلات جنم لیتی ہیں۔ دُنیا بھی بدلتی رہتی ہے۔ ہزار برس پہلے دُنیا کیسی تھی؟ اب کیسی ہے؟ اور کچھ سالوں کے بعد دُنیا کیسی بدل جائے گی؟ دُنیا میں بڑی بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اس لئے ہر زمانے میں ہر زمانے کا امام حاضر ہوتا ہے، وہ، اس بدلے ہوئے وقت میں تمہیں کیا کرنا اور کیسے چلنا چاہیے، اس متعلق فرمان فرماتے ہیں، وقت کے مطابق تمہیں کیا کرنا لازم ہے، وہ (امام) تمہیں فرماتے ہیں۔

ابھی ہمارے فرمان کچھ ہیں۔ اور کچھ سالوں کے بعد ہمارے فرمان کچھ اور ہونگے۔ پوری دُنیا بدل جائیگی۔ بے سوچ انسان، انسان ہونے کے لائق ہی نہیں۔

انسان یہ خیال نہیں کرتا کہ مرنے کے بعد قیامت میں وہ ایسا جواب دے گا کہ فلاں نے میرے روح کو فریب دیا، تو وہ بہانہ قطعی نہیں چلے گا، کیونکہ تم حیوان نہیں ہو، تم انسان ہو۔ خُداوند تعالیٰ نے تمہیں سوچنے کی صلاحیت عطا کی ہے اور عقل بھی بخشی ہے۔ پھر کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کرتے؟ اور کیوں خیال نہیں کرتے؟ تمہیں انسان کا درجہ ملا

ہے، اس لئے انسان کے اوتار کی قدر سمجھو۔ تمہارا انسان کا درجہ ایسا ہے کہ تم فرشتے بن سکتے ہو۔

کسی شخص کے پاس مکمل بادشاہت ہو، یعنی کہ اسکے پاس پوری دُنیا کی حکومت ہو۔ اُس سے بادشاہت چھین کر، اسے فقیر بنا دیا جائے، تو اسکی کیسی خراب حالت ہوگی؟ اب تم انسانی صورت نما اعلیٰ وجود میں آنے کے بعد فرشتہ بننے کی بجائے، انسان سے حیوان جیسے بنو گے، تو تمہاری بھی ایسی ہی خراب حالت ہوگی۔ تم کانگوا بھرتے ہو، یعنی کہ، تم ہمیں قول دیتے ہو کہ "صاحب ہم نے آپ کا دین اختیار کیا ہے اور تم کبھی ہمارے فرمان سے باہر نہیں جاؤ گے۔ جن لوگوں نے ہمیں ایسا قول دیا ہے، انکے لئے کوئی ڈر نہیں ہے۔

ہم جب بھی فرمان فرماتے ہیں، اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ ہم ایسا کوئی بھی فرمان نہیں فرماتے، جس میں ہمارے کسی بھی مُرید کو دُنیا یا آخرت میں نقصان ہو۔

(82) Farman 96

اس دُنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں سے ایک جسم کے مومن ہیں اور دوسرے روح کے مومن ہیں۔ جو جسم کے مومن ہیں، وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں اور اس دُنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں۔ ان کی جگہ زمین میں ہوتی ہے۔ یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بالآخر زمین ہی میں جاتے ہیں۔ ایسے بھی

بہت سے لوگ ہیں، جو تھوڑے دن اس دین پر برابر چلتے ہیں
قدم آگے بڑھاتے ہیں، عبادت بھی کرتے ہیں، اس طرح ایک قدم
آگے بڑھانے کے بعد، پھر کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اُس جگہ سے بالکل
آگے نہیں بڑھتے۔ ایسے لوگ بھی آخر میں زمین میں ہی جاتے
ہیں، اور انکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ دوسرے جو روح کے
مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے
قدم بڑھاتے رہتے ہیں۔ وہ رکتے نہیں، وہ مومن مسلسل آگے بڑھتے
ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔

جب مولا مُرتضیٰ علیؑ پہلے مکہ میں تھے اور لوگوں کو
نصیحت کرتے تھے، اُسوقت سب مُرید کسان تھے۔ دادا آدمؑ
کے زمانے میں بھی مُرید کسان ہی تھے۔ ان لوگوں کا
جسم بھی کسان کا تھا، لیکن باطن میں وہ فرشتے تھے۔
تمہیں بھی اُن جیسا ہونا چاہیے۔

ہمیں معلوم ہے کہ تمہاری زمین میں بیج بو دیا گیا ہے، اس
میں سے پودے نکلے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پر گیہوں نہیں
آئی۔ تم ایسے اچھے طریقے سے چلو کہ، اس میں سے اچھے
گیہوں پیدا ہوں، اس سے اچھی روٹی بنے اور وہ روٹی تم ہی
کھاؤ۔

تمہیں علم گنان آتے ہوں گے، معنی بھی آتے ہوں گے، لیکن
اگر تم ہمیشہ جماعت خانے نہیں آؤ گے تو کوئی چیز تمہیں
فائدہ نہیں دے گی۔ یہ بڑی نصیحت ہے۔

(83) Farman 97

مذہب میں آنا جانا کیا کرتے ہیں، انکو مذہب سے کوئی فائدہ نہیں ملتا۔

مذہب کا جو فائدہ لینا چاہیے وہ باطنی ہے۔ ظاہری فائدہ کسی کام کا نہیں۔ یہاں تم ہمارے پاس ایک دن بیٹھے، اسی طرح ایک مہینہ بھی بیٹھے رہو، پھر بھی تمہیں کیا فائدہ ہو؟ تم ایسے نیکی کے کام کرو کہ ہمیشہ ہمیں دیکھو، ہم ہمیشہ تمہارے پاس حاضر ہوتے ہیں۔ تم اچھے کام کرو کہ ہمیشہ تمہارے دل میں ہمیں باطنی طور سے دیکھا کرو۔ تم ہمیں اپنے دل میں روحانیت سے دیکھو۔ تم ہمیں اپنے دل میں رکھو۔ تمہارا دل مذہب میں اور ہمارے میں رکھو۔ علم مجلس میں حاضر رہو اور عبادت بندگی میں مشغول رہنا۔

آدم کے زمانے میں ایک ہی مذہب تھا۔ شروع میں ایک ہی آدم تھے۔ اُس وقت دوسرا کوئی انسان نہیں تھا اور اُس وقت دوسرا کوئی مذہب بھی نہیں تھا۔ بعد میں جیسے جیسے انسان زیادہ ہوتے گئے، ویسے ویسے مذہب بھی زیادہ ہوتے گئے۔ جس روح کو جو مذہب پسند آیا، اس نے وہ مذہب پسند کر لیا۔

ایسی اعلیٰ باتیں اس ست پنتھ مذہب میں ہیں۔ ہمارے دین میں ایسے ایسے میوے ہیں کہ، وہ میوے کھانے والا کبھی

بھی باہر جا کر گھاس نہیں کھاتا۔ لیکن ایسے میوے کھانے کے لئے تمہیں اپنے دل کو پاک رکھنا چاہیئے۔

دوسرے تمام مذاہب میں ایسا لکھا ہوا ہے کہ تم اس دُنیا میں اچھے ہو کر چلو گے تو مرنے کے بعد تمہیں بہشت ملے گی۔ لیکن اپنے مذہب میں تو ایسا ہے کہ تم گنان، علم، کے مطابق صاف دل سے چلو، عبادت بندگی کرو، پاک بنو، تو تمہیں تمہاری زندگی میں، تمہاری حیاتی ہی میں بہشت ملے گی۔ اس دُنیا میں بہشت حاصل کرو، وہی بڑا فائدہ ہے۔

تمہارے پاس ایک اچھا گھوڑا ہو، اور وہ جوانی کے وقت تمہیں خوش کرے یعنی تمہیں اچھی سواری دے، تو تم اُس پر خوش ہو گے۔ جب وہ گھوڑا ضعیف ہو جائے، تب اس سے کام نہیں لیتے ہوئے، اسکو ایک اصطبل میں باندھ کر رکھو اور کام لئے بغیر اسکو کھلایا کرو، اسکو ہری گھاس اور پانی بھی دو۔ اس طرح اس گھوڑے سے کام نہ لیتے ہوئے، اسکو کھلایا پلایا کرے۔ ایسا سکھ پائے۔ اس طرح تم بیٹھے بیٹھے سکھ حاصل کرنے کی امید رکھو تو تمہارا بہشت کا سکھ اور اُس گھوڑے کا اصطبل کا سکھ، دونوں برابر ہوئے۔ یعنی کہ بہشت بھی ایک اصطبل ہوا اور تم بوڑھے گھوڑے ہوئے۔ اس لئے تم فرشتہ بننے کی اور اس سے اوپر جانے کی امید رکھو۔

اس دُنیا میں ہر طرح سے ایسا سمجھ کر چلنا کہ "میں کچھ بھی نہیں" تب ہی ایسی اعلیٰ جگہ پر پہنچو گے۔ ہر معاملے میں ایسا سمجھ کر چلنا، یہ بہت مشکل ہے۔

ایک انسان کچھ برسوں تک بندگی کرے، پھر اسکو تھوڑا غرور آجائے اور اس سے وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ پھر کچھ مہینوں کے بعد وہ شخص پھر سے بندگی کرنا شروع کرے۔ اور کچھ وقت جاری رکھے۔ پھر شیطان کے فریب سے بڑائی آئے اور وہ بندگی کرنا چھوڑ دے۔ اس طرح بہت سال کی محنت بے کار ہو جاتی ہے اور ساری عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصے کے بعد تیسری مرتبہ عبادت شروع کرے اور ساتھ ساتھ پرایا مال اور پرائی عورت کی طرف بد خیال کرے۔ اس لئے اسکی عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ پھر تھوڑے مہینے کے بعد وہ عبادت شروع کرے۔ اُسوقت بھی شیطان اسکو فریب دیتا ہے۔ اسکی وجہ سے مال واجبات، جو اسکے پاس ہوتا ہے، وہ کھا جائے یا دوسرے گناہ کرے، تب بھی اسکی عبادت مٹی میں مل جاتی ہے۔ اس طرح مختلف طریقوں سے شیطان تمہیں لوٹ لیتا ہے اور تمہاری بندگی کھا جاتا ہے۔ اس طرح انسان عبادت بندگی کر کے محنت کرتا جائے اور ساتھ میں شیطان سے بھی فریب کھاتا جائے تو اسکی محنت بے کار جائے گی۔ پھر کچھ سالوں بعد اسکا دل چاہے کہ پھر سے عبادت کروں اور سوچے کہ اب سے شیطان کے فریب میں نہیں آؤں

گا اور عبادت بندگی کر کے ایک بڑا محل تعمیر کروں گا۔ لیکن صرف خیال کرنے سے محل تعمیر نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ حرص و لالچ چھوڑ کر، شیطان کے فریب میں نہ آئے، تب ہی اسکی عبادت کام آئیگی یعنی کہ محل تعمیر کر سکے گا۔

تم اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اس طرح عبادت کرو کہ تمہاری عبادت سے ایک مضبوط بنگلہ بنا سکو، جو دوبارہ زمین میں نہ جاسکے۔ تم اپنے بنگلے کا پایہ بہت مضبوط کرو۔ تمہارے مذہب کا پایہ کنویں کی طرح بہت گہرا ہونے سے اس کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے تمہیں سخت محنت جاری رکھنی چاہیئے۔ اور صبر رکھ کر اسکا پایہ نہ ہل سکے، ایسا مضبوط کرنا چاہیئے۔ تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط کرنے کے لئے دوسرے فرائض کے علاوہ پہلے تو تمہیں تین وقت کی دُعا کبھی نہیں چھوڑنی۔ وقت ہوا کہ فوراً دُعا میں حاضر ہو جاؤ۔ پھر کہیں بھی ہو، کسی بھی کام میں مصروف ہو، وہ کام چھوڑ کر، اسی جگہ دُعا پڑھ لے۔ اگر دُعا نہ آتی ہو تو بارہ تسبیح "پیر شاہ" کے نام کی یاد کر کے نکال لینا۔ یعنی کہ تمہاری دُعا قبول ہوگی اور تم نے دُعا کو سنبھالا، ایسا سمجھا جائیگا۔

اس طرح تمہارے مذہب کا پایہ مضبوط ہو، اسکے بعد، اسکے اوپر نیک اعمال روپی پتھر رکھ کر، بنگلہ مضبوط بناؤ۔ اس بنگلے کی پہلی منزل بنا کر، صرف اتنے میں ہی تم راضی ہو گے

تو ابھی بھی تم زمین کے اوپر ہی ہو، اوپر نہیں چڑھے۔ تمہارا مذہب ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ تمہارے بنگلے پر منزل کے اوپر منزل بنا کر بنگلے کو ساتویں آسمان تک لے جانا چاہیے۔

تم ہمت والے بنو کہ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ سے ہل نہ سکو۔